دہلی اردو اخبار

نمبر 234

جلد 4

قیمت ماہواری دو روپیہ اور جو پیشگی دے تو گیارہ روپیہ ششماہی اور بیس روپے سالانہ

15 / اگست 1841 یوم یکشنبہ

[ص 1 کالم 1]

فورٹ ولیم

لے جس لیٹوڈ یپارٹمنٹ 14 / جون سنہ 1841 نواب گورنر جنرل بہادر ممالکِ ہند نے کونسل کے اجلاس 14 / جون 1841 کو قانونِ مفصلہ ذیل جاری کیا۔ لہٰذا بپاس اطلاع عام کے اشتہار کیا جاتا ہے قانون نمبر 7 / 1841 کا غیر حاضر گواہوں کی زبان بندی کے دستورِ سابقہ کو بیشتر اصلاح اور یکساں کرنے کے واسطے یہ قانون ہے۔

1۔ حکم ہے کہ ہر پریسیڈنسی میں غیر حاضر گواہوں کی زبان بندی کے بابت جتنے قوانین اور ان کی دفعات مروج ہیں وہ سب قانونِ ہذا کے رو سے منسوخ ہوئے۔

2۔ حکم ہے کہ جو عدالتیں سرکار کمپنی بہادر کی عملداری میں ہیں اُن کو ہر ایک صاحب جج کو جائز ہوگا کہ جو دیوانی مقدمہ عدالت مذکورہ میں دائر ہو اُس کے بابت متخاصمین میں سے کسی فریق کی درخواست پر عدالت موصوفہ کے کسی عہدہ دار یا کسی اور شخص یا اشخاص کے روبرو جن کے نام کہ حکمنامہ صادر ہو اُن گواہوں کے سوال وجواب کے طور پر یا کسی اور طرح سے زبان بندی لیے جانے کے واسطے جو کہ اُسی عدالت کے علاقہ میں ہوں جس میں کہ مقدمہ دائر ہے حکم صادر کرے یا گواہان مذکورہ کے سوال جواب کے طور پر یا کسی اور طرح سے گواہی لینے کے لیے کسی عدالت تابع کے نام کمیشن جاری کرے یا جو گواہ اس مقام یا مقامات کے ہوں جو کہ عدالت مذکورہ کے علاقہ سے باہر ہیں اُن کے سوال جواب کے طور پر یا کسی طرح سے گواہی لینے کے لیے کسی اور عدالت کے نام کمیشن نافذ کرے اور حکم مذکور یا کسی اور حکم احکام کے رو سے جو پیچھے صادر ہوں خواہ اُسی عدالت کا علاقہ ہو جس میں کہ مقدمہ مذکور دائر ہے خواہ غیر علاقہ جو احکام کہ گواہی مذکورہ کے لینے کے بابت واجب اور لازم متصور ہوں صادر کرے واضح ہو کہ جس عدالت کے نام کمیشن مذکورہ بالا جاری ہو وہ جمیع مقدموں میں جن میں کہ گواہ حاضر ہو سکتے ہیں اور کسی قانون یا مرضی عدالت کے رو سے عدالت میں حاضر ہونے سے معاف نہیں ہیں بر سر اجلاس گواہی لے اور کہ کمیشن مذکورہ بالا اُن گواہوں کی گواہی لینے کے

بابت جو کہ عدالت مذکورہ کے علاقہ سے باہر ہیں جس وقت کہ عدالت موصوفہ جس نے کمیشن مذکور جاری کیا مناسب سمجھے عدالت کے سوائے اور کہیں اجرا کرے اور کہ ایسٹ انڈیا کمپنی کی ہر ایک عدالت کے جمیع کمیشن اور احکام مصدورہ جن کا اجرا کرنا جناب عالیہ ملکہ انگلستان کی کسی سپریم کورٹ کے علاقہ میں مطلوب ہو حسب مرقومہ الذیل مرسول ہوں۔

3۔ حکم ہے کہ جب قانون ہذا کے رو سے اُن لوگوں کی زبان بندی کے [ص 1 کالم 2] واسطے حکم صادر ہو جو اُس عدالت کے علاقہ میں ہوں جس میں کہ مقدمہ مذکور دائر ہے تو عدالت مذکور یا اُس کے ہر ایک صاحب جج کو جائز ہوگا کہ پہلے حکمنامہ جو اس کے بابت مرسول ہووے یا اور کسی حکمنامہ کے رو سے جو پیچھے ارسال کیا جاوے جس شخص کا نام کہ حکم نامہ مذکور میں مرقوم ہے اُس کے حاضر ہونے کا حکم فرماوے اور کہ شخص مذکور کو اپنے ہی مکان پر یا اگر مناسب جانے تو کسی اور جگہ پر حاضر ہونے اور جو کاغذات یا اسناد کہ ضروری ہوں اُن کے پیش کرنے کے لیے ارشاد کرے اور جو کوئی کہ جان بوجھ کر ایسے حکم نامہ پر عمل نہ کرے گا تو وہ عدالت کی عدول حکمی کے جرم کا مجرم ٹھہرے گا اور جو سزا کہ گواہی دینے کے انکار یا غفلت کے بابت واجب ہے اُس کا مستوجب ہوگا واضح ہو کہ ہر شخص کو جس کے واسطے کہ قانونِ ہذا کے بموجب حاضر ہونے کا حکم ہے اُس کے اخراجات اور تضیع اوقات کا روپیہ اُن مقدمات کے طور پر جن میں کہ بالفعل وہ اخراجات جائز ہیں عدالت میں حاضر ہونے کے بابت عنایت کیا جائے۔

4۔ حکم ہے کہ ہر ایک عدالت یا شخص کو جسے کسی حکم یا کمیشن کے اور سے جو قانونِ ہذا کے بموجب جاری ہوا ہے زبان بندی لینے کا اختیار حاصل ہے اُس کو زبان بندی کا لینا جائز ہوگا اور اُن کو حکم بلکہ لازم ہے کہ زبان بندی مذکورہ بحلف لے دیں یا بہ اظہار واقرار جب کہ مقدمہ کے دائر ہونے کے وقت اقرار و اظہار مذکور جائز اور پر ضرور ہوں اور اگر کوئی شخص حلف یا اظہار واقرار کر کے دیدہ و دانستہ یا رشوت لے کر جھوٹی گواہی دے گا تو حلف دروغی کا مجرم ہوگا اور جو شخص کہ کسی اور سے حلف دروغی کرواوے گا وہ ارتشاء حلف دروغی کا مجرم ٹھہرے گا۔

5۔ حکم ہے کہ جب کوئی حکم یا کمیشن قانون ہذا کے بموجب کسی گواہ کی زبان بندی کے بابت صادر ہو تو صاحبِ عدالت یا صاحبِ جج کو جو حکم یا کمیشن مذکور جاری کرتا ہے اُس کے نافذ کرنے سے پیشتر اپنی خاطر جمع کرنی چاہیے کہ فی الحقیقت گواہِ مذکور عرصہ معمولی میں بسبب غیر علاقہ میں ہونے یا بیماری یا اور کسی باعث مجاز قانون کی زبان بندی کے واسطے حاضر نہ ہو سکے گا اور جب کوئی عدالت ایسا کمیشن جاری کرے تو اُسے لازم ہے کہ کمیشن مذکور کے عنایت کرنے سے پیشتر تحقیقات کرے کہ جس میں گواہ کے کمیشن مذکور کے بموجب اظہار لیے جائیں گے اُس کی بالفعل بود و باش کہاں ہے اور کون سی عدالت عدالتِ مذکورہ کے برابر یا کم درجہ کی گواہ کے مقامِ بود و باش کے قریب ہے اور کمیشن مذکورہ ہمیشہ جس عدالت چھوٹی یا بڑی میں کہ تعمیل اُس کی

COPYRIGHT

بہ آسانی مقصود ہو اس میں ارسال کیا جائے مگر جس صورت میں کہ بالتحقیق معلوم نہ ہو کہ کونسی عدالت برابر یا کم درجہ کی اس کے [ص 2 کالم 1] ارسال کے لیے نزدیک تر ہے تو (کذا) ہے کہ جس ضلع میں کمیشن مذکور تعمیل کیا جائے گا وہاں کے صاحب جج کے پاس ارسال کیا جائے اور صاحب موصوف کو اختیار ہے کہ خواہ اُسے اپنی کچہری میں جاری کرے خواہ اپنے ضلع کے کسی کچہری تابع میں ابلاغ کرنے کہ اس صورت میں یہی قانون ہذا کے جمیع مقاصد گویا کہ کمیشن مذکور اول ہی اس ہی کچہریٔ تابع پر ابلاغ ہوا تھا حاصل ہو جائیں گے اور جب تک کہ یہ متحقق نہ ہو کہ وہ گواہ جس کی زبان بندی ہوئی ہے عدالت مذکورہ کے علاقہ سے باہر ہے یا فوت ہوگیا ہے یا بیماری یا ضعف بدنی کے سبب حاضر نہیں ہوسکتا ہے یا مقامِ عدالت سے بلاریب وفریب پچاس کوس کے فاصلہ پر ہے اور یا قانون کے رو سے یا مرضی عدالت کے بموجب عدالت میں اصالتاً حاضر ہونے سے محفوظ ہے یا جب تک کہ عدالت مذکورہ اپنی مرضی سے امور مسطورہ کے ثابت کرنے سے درگذر کرے یا کسی گواہ کے اظہار باوجود یہ کہ اُن کے لینے کی وجوہات اُن کی سماعت کے وقت متعدم ہوگئے ہوں بطور گواہی کے پڑھے جانے کا حکم دے تب تک کوئی اظہار علاوہ اظہارات مرقومۃ الذیل کے بے رضامندی اُس فریق کے جس کے خلاف وہ دیا گیا بطور گواہی کے پڑھا نہ جاوے گا اور جب کہ گواہِ مذکور حاضر ہوکر کہ گواہی دے چکے تب عدالتِ ممدوحہ کو اختیار ہے کہ اگر مناسب سمجھے تو اظہارِ مذکور کے پڑھے جانے کا حکم دے اور جمیع اظہار جو قانون ہذا کے بموجب لیے گئے اور حسبِ ضابطہ تصدیق کیے گئے ہیں عدالتِ موصوفہ کی مرضی پر بے ثبوت دستخط پڑھے جاسکتے ہیں۔

6۔ حکم ہے کہ جناب عالیہ ملکہ انگلستان کی عدالتوں کی عدالتوں کے سوائے ہر ایک عدالت اور اُس کا ہر ایک صاحب جج کمیشن مذکور اور وہ احکام جو قانونِ ہذا کی دفعہ دوسری اور تیسری میں مندرج ہیں جنابِ عالیہ ملکہ انگلستان کی ہر ایک عدالت کے حدود میں جاری ہونے کے لئے ارسال کرسکتا ہے اور جمیع کمیشن اور احکام مذکورہ جب کسی عدالت میں ارسال کرنے مطلوب ہوں تو اُس کورٹ آف ریکوئس میں جس کا علاقہ حدودِ مذکورہ یا اُس کے کسی جزو میں واقع ہو ارسال کیے جاویں۔

7۔ حکم ہے کہ جن راجاؤں اور سرکاروں کا ایسٹ انڈیا کمپنی بہادر سے ارتباط ہے ان کی عملداری میں بھی قانونِ ہذا کی رُو سے کمیشن اور احکام مذکورہ جاری ہوسکیں گے اور عملداریٔ مذکورہ میں جو سرکار کمپنی بہادر کے ملازم ہیں اُن کو حکم ہے کہ حسب مراد قانونِ ہذا کے کمیشن مذکور کی اطاعت کریں اور اگر اُس کی عدول حکمی کریں گے تو جس وقت کہ اُس عدالت یا صاحبِ جج کے علاقہ میں جس نے کہ کمیشن یا احکام مذکورہ کو اجرا کیا ہے دستیاب ہوں گے تو اسی طرح سے مثلاً عدالت موصوفہ ہی کے علاقہ میں مرتکب جرم مذکور کے ہوئے تھے قابل سزا کے ہوں گے اور کمیشن یا احکام مذکورہ کے رو سے اظہار لیے جانے کے وقت اگر کوئی جھوٹی گواہی دے گا تو

سرکار کمپنی کے علاقہ کی ہر ایک عدالت سے قابلِ سزا کے ہوگا۔

[ص 2 کالم 2]

8۔ حکم ہے کہ جب کوئی مقدمہ کسی عدالت میں درپیش ہو اور اس میں ایک شخص کی گواہی جو کہ عدالتِ مذکورہ کے علاقہ سے باہر ہے مطلوب ہو اور کسی عدالت کے نام کمیشن ارسال کیا جائے تو عدالتِ موصوفہ کو اگرچہ حکم مذکور انہوں نے جاری نہیں کیا پھر بھی جتنی کہ گواہی دینے کے تغافل اور انکار کے مقدمات میں سزا واجب ہے اُسی کمیشنِ مذکور کی عدول حکمی کے بابت سزا دینے کا اختیار ہے۔ فقط ٹی ایچ میڈوک ممالک ہند کی گورنمنٹ کا سکریٹری فقط۔

سرکولر آرڈرز

ممالکِ مغربی کے صاحبانِ صدر بورڈ رونیو کے پرمٹ کے بابت نمبر 1841/1 صاحبانِ کلکٹر کو حکم ہے کہ جب تک حکم ثانی صادر نہ ہو جو شخص کہ آبکاری کی فروخت کے مجاز ہیں اُن کے ہاتھ افیم فی سیر جو اَسّی تولہ کا ہو دس روپیہ چھ آنہ کے حساب سے کم بیچیں کیونکہ کلکتہ کے نیلام میں سنہ حال کے اوائل مہینوں میں شئے مذکورہ اس نرخ پر فروخت ہوئی ہے فقط ممالکِ مغربی کے صاحبانِ صدر بورڈ رونیو کے حکم سے اشتہار کیا گیا۔ مقام الہٰ آباد ہنری میورز الیٹ سکرٹر 20 جولائی 1841۔

بریلی

ایک خط سے بریلی کے دریافت ہوتا ہے کہ حکام صدر الہ آباد نے چند سوالات واسطے امتحان لیاقت اور استعداد مسٹر برکلی صاحب صدر الصدور اور خان بہادر خان صدر امین بریلی کے صاحب جج بریلی کے پاس بھیجے ہیں اور چار صاحبوں یعنی سیشن جج اور صاحبِ کلکٹر اور مجسٹریٹ بریلی اور سیشن جج شاہجہان پور وغیرہ کے تئیں ممتحن مقرر کیا ہے سو یقین ہے کہ امتحان ان صاحبوں کا پہلی تاریخ اگست کو بیچ حضور صاحبانِ موصوفین کے ہوا ہوگا ابھی دریافت نہیں ہوا کہ امتحان میں کامل نکلے یا نہیں اگر کامل نہ نکلے ہوں گے تو عجب نہیں ہے کہ اس منصب بلند سے معزول ہو دیں سُنا جاتا ہے کہ اور اضلاع میں بھی امتحان صدر امینوں اور صدر الصدوروں کا لیں گے اگر کامل نکلیں گے تو فبہا و گرنہ عہدہ سے معزول ہوں گے کہتے ہیں کہ اس خبر کے سُننے سے وہ لوگ جو کہ حقیقت میں کچھ جوہر ذاتی اور تمیز و شعور سے بہرہ نہیں رکھتے اور صرف خوبی قسمت سے بہ باعث سعی سفارش کے اس منصب عالی پر پہنچے ہیں انہیں خوف عظیم دامن گیر حال ہوگا کہ خدا خیر کرے۔

COPYRIGHT

اکبرآباد

ٹھاکر سمیر سنگھ رئیس کوٹلہ ایک مرضِ مہلک میں مبتلا تھا جب توقع زندگی کی منقطع کی تو قصد متھرا کا کیا اس اعتماد پر کہ مرنا اُس مقام پر باعث نجاتِ عقبیٰ کا ہے لیکن منزلِ مقصود پر نہیں پہنچا کہ اثناء راہ میں ہی گیا صاحب زبدۃ الاخبار لکھتے ہیں کہ دو دن سے بارانِ رحمت الٰہی شہر اور نواحِ اکبرآباد میں نازل ہے۔

[ص 3 کالم 1]

مسٹر سی گرانٹ صاحب مجسٹریٹ دہلی

واضح ہو کہ صاحب ممدوح بجائے ایف اُو ولز صاحب کے اکاؤنٹنٹ جنرل شمال مغربی اضلاع کے ہوئے اور 10/ تاریخ یہاں سے کوچ کر کے آگرہ کو تشریف لے گئے صاحب ممدوح بہت منتظم اور منصف ہیں طرف درستی اور مرمت سڑک اور راہوں کے بہت توجہ رکھتے تھے چنانچہ سڑک شہر کی اور راہیں چھاؤنی اور قطب صاحب کی اس خوبی سے مرمت کروائیں کہ لوگ انہیں دیکھ کر صاحب موصوف کو یاد کیا کریں گے دو برس کے عرصہ سے پُل کشتیوں کا باندھا ہے دریائے جمن پر لیکن باعث انتظام صاحب موصوف کے اُس کی بہت حفاظت رہی تو کبھی صدمہ امواجِ دریا نے اُس پر اثر نہ کیا۔

اخبارِ مقاماتِ مختلفہ

کلکتہ کے اخبار سے واضح ہوتا ہے کہ چند روز ہوئے کہ ایک واردات جعلسازی کی وہاں واقع ہوئی اس طرح پر کہ ایک سردار بیر یعنی سرگروہ کہاروں پر نسپ صاحب کا جو کہ فی الجملہ زبانِ انگریزی سے بھی واقف تھا اُس نے ایک نوٹ جعلی لکھا اور اس پر صاحب موصوف کی طرف سے دستخط کر کے بینک بنگال میں لے گیا لیکن چونکہ بدلہ اعمال بد کا بُرا ہی ہوتا ہے اُس نے بہ باعث کم استعدادی کے نام کو صاحب موصوف کے غلط لکھا اس سبب جعلسازی اُس کی ظاہر ہو گئی اور اربابِ بنک مذکور نے اُسے گرفتار کر لیا۔ خبر تحقیق ہے کہ راس بل صاحب چند روز میں واردِ سکھر ہوں گے میجر اوٹریم صاحب جو کہ بجائے اُن کے مقرر ہوئے ہیں حیدرآباد سے اپنے علاقہ پر روانہ ہونے کو ہیں بروقت پہنچے ان صاحب کے بل صاحب اس طرف تشریف لاویں گے۔ نصیر خان خلف محراب خان اب تک نہیں آیا ہے۔

معلوم ہوتا ہے کہ ان دنوں بینک آگرہ بہت ترقی پر ہے یعنی ساڑھے گیارہ روپیہ سینکڑا سالیانہ ہر ایک حصہ دار کو منافع ہوا ہے اکثر صاحب لوگ اس بینک میں اپنا روپیہ بھیجتے ہیں اوپر چھ سو روپیہ سود سالانہ کے دریافت ہوتا ہے کہ تین مہینے کے عرصہ میں تین تین لاکھ روپیہ اُس بینک میں جمع ہوا ہے۔

اخبار سے معلوم ہوتا ہے کہ ایرانیوں نے پھر ہرات پر قبضہ کیا ہے اور یہ خبر بحر ایران کے اخبار سے بھی ثابت

ہوتی ہے۔ ایک چٹھی سے غزنین کی معلوم ہوتا ہے کہ ایک چٹھی سرکاری کیمپ انگریزی میں آئی ہے اور اس میں درخواست پانچ ہزار سیر باروت کی ہے لیکن یہ نہیں معلوم ہوا کہ اس قدر باروت کس واسطے طلب کی گئی ہے۔

فیروز پور میں رجمنٹ 64 پیادوں ہندوستانی کی واسطے روانگی افغانستان کے تیاری کر رہی ہے اور خبر ہے کہ (کذا) تاریخ نومبر کو کاروانِ انگریزی کے ساتھ کوچ کرے گی اور (کذا) 52 لدھیانہ سے دوسرے کاروان کے ساتھ جاوے گی دریافت ہوتا ہے کہ پندرہ سو اونٹ محمولہ اسباب کمسریٹ [ص 3 کالم 2] اور سامان میگزین وغیرہ کے کاروانِ مذکور کے ساتھ جاویں گے۔ سنا جاتا ہے کہ ایک سارجنٹ (کذا) نے 31/تاریخ ماہِ گذشتہ کو رات کے وقت اپنے تئیں طمنچہ مار کے ہلاک کیا کہتے ہیں کہ صاحب مذکور کو چند روز سے سودا ہو گیا تھا۔

کوئٹہ اور کوٹریا میں مرض تپ اور دستوں کا اب تک جاری ہے لیکن اب کچھ ہوا میں تبدیلی ہوتی جاتی ہے یقین ہے کہ بیماری بھی کم ہو جاوے گی سپاہ برگیڈر سوپٹ صاحب کی جو کہ جنگِ نوشگی میں کام میں آئی تھی اُس نے دوسری تاریخ ماہِ گذشتہ کو مراجعت کی کہتے ہیں کہ 25 ہزار روپیہ باعث مرجانے اور چھوڑ دینے اُونٹوں باربرداری کے اس مہم میں تلف ہوا اور پچیس ہزار روپیہ بیچ کرایہ باربرداری کے صرف ہوا۔

ارباب سپریم گورنمنٹ نہیں ارادہ رکھتے ہیں کہ شاہ نواز کو مسندِ ریاستِ قلات پر بیٹھادیں اور نصیر خان باوجود طلب صاحبانِ پولٹیکل کے نہیں آیا ہے پس قلات میں ایجنٹی مقرر کی جاوے گی یعنی کچھ آدمی بطریق نیابت کے کام کیا کریں گے۔

بہاول پور اور احمد پور اور اُس کے گردونواح میں سُنا جاتا ہے کہ ایک قطرہ مینہہ کا نہیں برسا زراعت کا حال تباہ ہے۔

مقام پاک پٹن اور اُس کے گردونواح میں بیماری ہیضہ بشدت جاری ہے اکثر لوگ مر گئے اور بہت سے بستر رنجوری پر پڑے ہیں گنپت رائے کاردار وہاں کا کہ مردِ لئیق اور ہوشیار تھا مرضِ مذکور سے مر گیا۔

ٹیکس

کہتے ہیں کہ بسبب جاری ہونے ٹیکس کے کہ جو لوگ قدیم سے ایک ٹکا دیتے تھے اب انہیں دو آنہ تین آنہ دینے پڑے چاروں طرف آوازۂ فریاد الغیاث داد بیداد رعایا کا بلند تھا اور نوبت یہاں تک پہنچی تھی کہ غریب مفلسوں کی چکی چرخہ برتن تک اہلکارانِ بخشی چوکیدار قرق کرتے تھے اور باوجود یہ کہ 1822 سے قانون چوکیدارہ سُنا جاتا ہے لیکن آج تک یہ زیادتی کبھی نہیں گوش زد ہوئی تھی جواب پیش آئی لیکن رعایا تو یہاں کی بہت ہی عقلمند ہے واقفیت آئین وقوانین سے جیسا کہ رکھتی ہے ظاہر ہے بادشاہ صاحب سے اکثروں نے استعانت چاہی اور جو کہ مکاناتِ تعلقہ شاہی میں رہتے تھے اُن سے مدد چاہی حال ذی ہوشی اور آئین دانی اہلکارانِ شاہی کا بھی اظہر من الشمس ہے

کہ اگر کوئی آئین قانون اُن کے سامنے پڑھے تو وہ انجام کو یہ کہیں کہ یہ گاتے ہیں بہر کیف شقہ شاہی بھی صاحب اجنٹ کو گیا لیکن پرچہ 14 ماہِ حال اخبار سلطانی سے ظاہر ہوا کہ مستغیثوں کو فہمائش کی گئی کہ صاحب ایجنٹ آئین عدالت میں مثل ان امور کے مجبور ہے کوئی قانون تازہ صدر سے اس امر میں پہنچا ہوگا اس امر میں لفٹنٹ گورنر کے پاس [ص 4 کالم 1] مرافعہ کریں حضور سے بھی شقہ جاری ہوگا۔ لیکن اکثر لوگوں نے صاحب جج (کذا) اور بحوالہ چٹھی لفٹنٹ گورنر بہادر نمبر 2539 مورخہ 27/ اگست 1840 اور چٹھی طامس صاحب سکریٹری نمبر مورخہ (کذا) جون کہ اس سے ظاہر ہے کہ زیادتی رعایا پر نہیں چاہیے اور وہ خوش راضی ہوں تو جاری کرنا اس حکم کا لازم ہے حاکموں کے کان تک یہ تمام حال پہنچا اور فی الحقیقت حال رعایا کا بھی یہ پہنچا کہ اپنی جان سے تنگ آئی انجام کار خدائے تعالیٰ نے حاکموں کے دل میں رحم ڈالا اور یہ ظلم زیادتی موقوف کی گئی ایک اشتہار بھی واسطے تکلیف رعایا کے جاری ہوا لوگ بہت شکر کرتے ہیں۔ اب اور گویا کہ جان تازہ اُن میں آئی ہے۔ فی الواقع رعایا کو اس طریقہ کے جاری ہونے سے نہایت تکلیف تھی اور اس میں شک نہیں کہ اگر یہ طریقہ جاری ہوگا تو نصف شہر سے زیادہ برباد اور تباہ ہو جاوے گا بسبب بے روزگاری اور گرانی غلّہ کی مدت سے ہے خلقت پہلے ہی سے تباہ ہے اس بوجھ اُٹھانے کی طاقت ان کو نہیں اور جو اسی طرح کی زیادتی اور ظلم رہے گا تو ہر چند یہاں کے لوگ قابلِ مقابلہ اور تمردی کے تو نہیں ہیں لیکن جب ان کا اثاث البیت تک چھن کر واسطے ادائے چوکیدارہ کے نیلام ہو جاوے گا تو ظاہر ہے کہ مرتا کیا نہ کرتا جب نوبت محتاجگی کی حد سے گذر جاوے گی تو یقین ہے کہ لاچار سب چوری کریں گے۔ بدمعاشی کریں گے تب خوب حُسنِ انتظام سرکاری ظاہر ہوگا۔ مقصود سرکاری رفاہ اور تہذیب رعایا ہے جس کے بالعکس یہ نتیجہ ظاہر ہوگا یقین ہے کہ حاکمانِ اعلیٰ اس بات کو کبھی نہیں پسند کریں گے۔ جو بات رعایا کے واسطے ہووے اُن کی رضامندی اُس میں ضرور ہو سرکار کبھی نہیں پسند رکھتی کہ اُن کی نارضامندی اُن کے حق میں ظلم سے مجبوری کی جاوے۔

قلعہ مبارک

سُنا جاتا ہے کہ تنخواہ کی بڑی واویلا ہو رہی ہے چھ 6 مہینے میں دو مہینے بڑی مشکل سے ملتے ہیں اُس پر بھی کٹوتی کا ڈھچالہ لگا ہوا ہے کہتے ہیں کہ مختار برائے نام ہے ایک حکیم کا محکمہ بہت گرم سُنا جاتا ہے یا دو ایک بنیوں کی بن آئی ہے۔ یہ حال کبھی قلعہ کا نہیں سُنا جاتا تھا جواب روزمرہ سنتے ہیں۔ حضرت عرش آرامگاہ کے وقت میں کتنی سرکاریں نامی تھیں اور اسی تنخواہ میں ریل پیل رہتی تھی مرزا بابر بہادر کا کیا کارخانہ تھا مرزا سلیم کی کیا سرکار تھی نواب ممتاز محل کا ہزار ہا روپیہ کا علاقہ تھا علیٰ ھذا القیاس مرزا تیمور شاہ وغیرہ۔ آمدنی کچھ کم نہیں ہوئی سرکاروں کا حال (کذا) پھر نہیں معلوم کہ یہ واویلا اور کمی کا کیا سبب ہے ہاں (کذا) سب مختار مشیر سلطنت عقیل تھے مختار راجہ سوہن لعل مردِ تجربہ کار تھا حکیم مشورت کار سلطنت امام الدین خان (کذا) مدبر عالم فاضل دانائے بے بدل [ص 4 کالم 2] سو

اُن لوگوں کو اب کوئی پوچھتا ہی نہیں جہاں حکیم نوجوان ہوں مہتمم کا رلڑکے ہوں تو یہ حال نہ ہو تو کیا ہو۔

قمار بازان

سُنا گیا کہ ان دنوں تھانہ گذرِ قاسم جان میں مرزا نوشہ کے مکان سے اکثر نامی قمار باز پکڑے گئے مثل ہاشم علی خان وغیرہ کے جو سابق بڑی علتوں میں دورہ تک سپرد ہوئے تھے کہتے ہیں کہ بڑا قمار ہوتا تھا لیکن باسبب رعب اور کثرت مردمان کے یا کسی طمع سے کوئی تھانہ دار دست انداز نہیں ہوسکتا تھا اب تھوڑے دن ہوئے کہ یہ تھانہ دار جو قوم سے سید اور بہت جری سنا جاتا ہے مقرر ہوا ہے یہ پہلے جمعدار تھا بہت مدت کا نوکر ہے۔ جمعداری میں بھی یہ بہت گرفتاری مجرموں کی کرتا رہا ہے بہت بے طمع ہے۔ یہ مرزا نوشہ ایک شاعر نامی اور رئیس زادہ نواب شمس الدین خان قاتلِ ولیم فریزر صاحب کے قرابت قریبہ میں سے ہے یقین ہے کہ تھانہ دار پاس بہت رئیسوں کی سعی اور سفارش بھی آئی لیکن اُس نے دیانت کو کام فرمایا سب کو گرفتار کیا۔ عدالت سے سب پر جرمانہ علیٰ قدرِ مراتب ہوا۔ مرزا نوشہ پر سو روپیہ ایک ہفتہ میں نہ دے تو اور حکم ہوگا۔ چودہ آدمیوں پر تیس تیس روپیہ نہ ادا کریں تو چار مہینے قید۔ لیکن ان تھانہ دار کی اب خدا خیر کرے دیانت کو تو کام فرمایا انہوں نے لیکن اُس علاقہ میں بہت رشتہ دار متمول اس رئیس کے ہیں کچھ تعجب نہیں کہ وقت بے وقت چوٹ پھیٹ کریں اور یہ دیانت ان کی وبالِ جان ہو حکام ایسے تھانہ دار کو چاہیے کہ بہت عزیز رکھیں ایسا آدمی کمیاب ہوتا ہے۔

امساکِ باران

دو ہفتہ کے عرصہ سے مینہ بخوبی شہر شاہجہاں آباد اور قرب و جوار میں بھی نہیں برسا اگر چہ اس علاقہ میں ابھی کچھ ضرر زراعت کا حال نہیں سنا گیا لیکن کہتے ہیں کہ اگر چند روز اور بھی خدانخواستہ اس نہج پر کشش مینہ کی طرف سے رہی تو کھیتوں کا بھی حال تباہ ہو جاوے گا اور بیماریاں بھی زور پکڑیں گی۔

بنارس

ایک خط سے بنارس کے صاحب مہتمم اخبارِ آگرہ یہ تحریر کرتے ہیں کہ بیچ پرگنہ سلون کے ایک گانوں میں ایک ابر سرخ میں سے قطراتِ سرخ مانند ارغوان کی برسے اور وقوع اس حال کا باعث تعجب اور حیرت دیکھنے والوں کا ہوا چنانچہ حاکم بھی وہاں کا اُسے دیکھنے آیا اور ساتھ ملاحظہ آثار سرخ مینہ تھے متحیر ہوا باعث سرخیِ رنگ مینہ کا یہ معلوم ہوتا ہے کہ وہ ابر بخاراتِ کانِ گندک وغیرہ سے جمع ہوا ہو جیسا کہ صاحب اخبار مذکور (کذا) کیا ہے۔

باہتمام موتی لعل پرنٹر اور پبلشر کے چھاپہ ہوا